کوئی حسین سا دنیا میں دوسرا تو نہیں
کسی کا راہِ خدا میں یوں گھر لٹا تو نہیں

یہ میرے دل کا ہے ٹکڑا ، ہے یہ جگر گوشہ
کسی کو اور محمد نے یوں کہا تو نہیں

خدا کی مرضی پہ تیار سر کٹا نے کو
اٹھائی لاش بہتر مگر تھکا تو نہیں

پسر کو بھائی کو انصار اور یاور کو
یوں مرتے دیکھیں کسی کا یوں حوصلہ تو نہیں

سلام آخری پھر پڑھ کے نکلے مقتل میں
تھے مطمئن کے میرا گھر ابھی جلا تو نہیں

اُٹھو حسین گھری آ گئی قیامت کی
سوائے سجدہ کوئی کام اب رہا تو نہیں

دعاء کو ہلتے رہے لب چلی جو بوتھی چھوری
مگر حسین کا سجدے سے سر اتھا تو نہیں

حسین مرگئے اب خیمیں سب جلا ڈالو
کہا یہ شمر نے باقی کوئی رہا تو نہیں

غمِ حسین کو جو اوج ہے ملا تجھسے
کسی کے دور میں ماتم بھی یوں ھوا تو نہیں

برہانِ دین کے چہرے میں دیکھو نور حسین
رھیں یہ باقی کوئی اور اب دعا تو نہیں

ضریحِ زہرا و احمد ہے منتظر تیرے
جو تیرا عزم ہو وہ کام پھر رکا تو نہیں